83179 ـ بیٹے کا حقدار بیوی ہے یا خاوند جس پر جادو کی تہمت ہے اور جادو کی علامات کیا ہیں ؟

سوال

میرے بیٹے کی عمر تقریبا گیارہ برس ہے، وہ بہت زیادہ غصہ اور دشمنی والا بن چکا ہے، نہ تو میری عزت و احترام کرتا ہے اور نہ ہی بات مانتا ہے، اور میرے سامنے آواز بھی بلند کرتا ہے، اور جب سے اس کے والد نے اسے کمپیوٹر دیا ہے بغیر کسی سبب کے بعض اوقات ہاتھ بھی اٹھاتا ہے، یہ علم میں رہے کہ اس کا باپ جادو ٹونا کرتا ہے، مجھے یہ یقینی طور پر تو معلوم نہیں کہ وہ جادوگر ہے، اللہ ہی جانتا ہے.
اور وہ مجھ سے بیٹا لینا چاہتا ہے ہمارے درمیان طلاق ہو چکی ہے، کس طریقہ سے میں اپنے آپ اور اپنے بیٹے کو بچا سکتی ہوں، اور میرا بیٹا پہلی حالت پر واپس آجائے جس طرح تھا اس کے لیے مجھے کیا کرنا ہو گا، اور اس باپ کی حقیقت کا مجھے علم کیسے ہو سکتا ہے ؟
اور اگر باپ اپنے بیٹے کو ملنے کے لیے آئے اور مجھے یقین ہو جائے کہ باپ جادوگر ہے اور مجھے اور بیٹے کو نقصان پہنچانا چاہے تو کیا میں اسے بیٹے سے ملنے سے روکنے کاحق حاصل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شریعت مطہرہ نے والدین کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنی اولاد کا خیال رکھیں اور ان کی اچھی اور بہتر تربیت و پرورش کریں، اور پھر اولاد اس کی تربیت حاصل کرتے ہیں جو وہ سنتے اور پڑھتے اور اپنے گھر اور راستوں اور سکولوں میں دیکھتے ہیں، اور ان کی بچوں کی تربیت میں جو بھی خلل ہوتا ہے وہ ان میں سے کسی ایك یا ساری اشیاء میں خلل کی وجہ سے ہے.

آپ کے بیٹے میں آپ کے ساتھ جو بداخلاقی پیدا ہوئی ہے ہو سکتا ہے اس کا سبب وہ اختلافات اور مشکلات ہوں جو وہ اپنے گھر میں آپ دونوں کے درمیان دیکھتا اور سنتا رہا ہے، جس کا نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلا.

اور اس کا سبب وہ بھی ہو سکتا ہے جو اس نے کمپیوٹر میں دیکھا اور سنا ہے، اور بعض اوقات اس کا سبب جادو بھی ہو سکتا ہے کہ اس پر آپ سے کراہت کرنے کا جادو کیا گیا ہو تا کہ آپ کا خاوند آپ سے بدلہ لے سکے، یہ سب احتمالات ہو سکتے ہیں، اور ہو سکتا ہے یہ سارے اسباب جمع ہوں جس کی وجہ سے آپ کا بیٹا اس طرح کے

غلط معاملات کر رہا ہے.

بہر حال: آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس کا سبب تلاش کر کے بیٹے کی اصلاح کریں، اور وہ سبب تلاش کریں جس کی وجہ سے آپ کے ساتھ وہ اس طرح کا سلوک کر رہا ہے، تا کہ آپ اس سبب کو دور کر سکیں، اس لیے آپ اپنے بیٹے کو اپنے اور خاوند کے درمیان پیدا ہونے والی حالت کی حقیقت حال کو کسی ایسے طریقہ سے سمجھانے کی کوشش کریں جو بیٹے کی عقل اور عمر کے مناسب ہو.

اور اگر اس کا سبب کمپیوٹر میں دیکھی اور سنی جانے والی اشیاء ہیں تو پھر آپ ان اشیاء اور سی ڈی اور دوسرے پروگرامز کی نگرانی کریں جس کا وہ مشاہدہ کرتا رہتا ہے، اور اس سلسلہ میں اسے بہتر راہنمائی کرنا ضروری ہے جس کی بنا پر وہ کمپیوٹر سے بہتر طور پر استفادہ کر سکے، اور اگر وہ آپ کی بات نہیں مانتا تو پھر آپ مکمل طور پر اسے اس کے استعمال سے روک سکتی ہیں.

اور اگر اس کا سبب باپ کی جانب سے جادو ہو تو اس کے لیے آپ قرآن مجید اور سنت نبویہ سے ثابت شدہ شرعی اذکار اور دعاؤں کے ساتھ علاج کر سکتی ہیں، اور کسی پختہ اور متقی اور دین والے شخص کے سامنے بچے کو پیش کرنے اور اس سے دم کروانے میں کوئی حرج نہیں.

دوم:

اور اگر اس کا والد جادو وغیرہ کرتا ہے تو اس کی حقیقت آپ کو اس طرح معلوم ہو سکتی ہے کہ اس سے جو لوگ ملنے آتے ہیں یا جن کا وہ علاج کرتا ہے وہ کس طریقہ سے کرتا ہے اور اپنے ملنے والوں کو کیا کہتا ہے، اس سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ جادو کرتا ہے یا نہیں.

بعض اہل علم نے جادو گر کی کچھ علامتیں بیان کیا ہیں جو ہر کوئی معلوم کر سکتا ہے کہ وہ اہل خیر و اصلاح میں سے یا کہ کسی اور سے تعلق رکھتا ہے، اور وہ علامات درج ذیل ہیں:

1 ـ وہ شخص مریض سے ماں کا نام معلوم کرتا ہے، اور علاج کے لیے بعض مخصوص اشیاء مثلا بال یا لباس وغیرہ طلب کرتا ہے.

2 وہ ایسے کلمات کہتا ہے جن کا کوئی معنی اور مراد نہیں ہوتا، اور نہ ہی سننے والا انہیں سمجھ سکتا ہے، اور اس طرح کے کلمات ہو سکتا ہے جنوں اور شیطانوں کو بلانے اور پکارنے کے لیے ہوتے ہیں تا کہ وہ اس کی خدمت کریں.

3 علامات میں یہ بھی شامل ہے کہ: جادو گر نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتا، اور نہ ہی نماز پنجگانہ مسجد میں ادا

کرتا ہے.

4 اس کا لباس گندہ اور اس سے گندی قسم کی بدبو آرہی ہوتی ہے، اور وہ اندھیرا پسند کرتا ہے.

5 وہ مریض کو تعویذ دیتا ہے جو نمبر اور لکیروں اور خانوں وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں.

اور اس کی حقیقت کو معلوم کرنے کے لیے اس کا ان سب یا کچھ صفات سے متصف ہونا ضروری ہے، اس طرح آپ اس کی حقیقت معلوم کر سکتی ہیں، یہاں ایک تنبیہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے آپ اس پر جادو کی تہمت لگانےمیں غلو سے کام لے رہی ہوں، اس لیے اس پر حکم لگانے میں آپ کو عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے، اور تہمت لگانے سے قبل اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے.

جب آپ اس سے علیحدہ ہو چکی ہیں، تو ہم آپ کے متعلق یہ رائے نہیں رکھتے کہ آپ اس شخص کی حالت سے جس نے آپ کو طلاق دے رکھی ہے سے بہت زیادہ مشغول رہیں اور کھوج لگاتی رہیں کہ کیا وہ جادو گر یا نہیں.

بلکہ آپ کو یہ چاہیے کہ آپ اپنے ساتھ ہی مشغول رہیں اور یہی آپ کے نفس کے لیے حفاظت کا باعث ہے، اور اسی میں آپ کے بیٹے کی بھی حفاظت ہے، اور اس میں مشغول ہوں کہ آپ اپنے بیٹے کی تربیت و پرورش کاحق کس طرح ادا کر سکتی ہیں.

سوم:

رہا بچے کی پرورش کا مسئلہ: تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پرورش سے مراد بچے کی دیکھ بھال اور اس کی حفاظت و تربیت ہے، اس لیے ایسا شخص جو فاسق و فاسد ہو یا ضائع کرنے والا اور سستی و کاہلی کرنے والا ہو، یا زیادہ سفر کرنے والا ہو تو اس سے پرورش کا حق ساقط ہو جاتا ہے، کیونکہ اس میں اولاد کی مصلحت کو نقصان ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ معلوم ہونا چاہیے کہ والدین میں سے کسی ایک کو مقدم کرنے میں مطلقا شارع کی کوئی نص نہیں، اور نہ ہی والدین میں سے مطلقا کسی ایک کو اختیار کرنے میں، اور علماء اس پر متفق ہیں کہ والدین میں سے کسی ایک کو مطلقا متعین نہیں کیا جائیگا؛ بلکہ دشمنی و زیادتی کے ہوتے ہوئے اس کو (یعنی جو زیادتی کرنے والا یا والدین میں سے کوتاہی کرنے والا ہو) نیکی کرنے اور عدل و انصاف اور واجب کو ادا کرنے والے پر مقدم نہیں کیا جا سکتا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 132).

اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ پرورش کی عمر تمیز اور دوسرے سے مستغنی ہونے کی عمر ہے، یعنی: پرورش اس

وقت تك ہو گی جب تك بچہ امتياز كی عمر كو پہنچ كر پرورش كرنے والے سے مستغنی نہ ہو جائے.

دوسرے معنی ميں يہ كہ: وہ اكيلا خود ہی كھانے پينے لگے اور خود ہی استنجاء وغيرہ كرنے لگے، اور جبكہ آپ كا بيٹا گيارہ برس كی عمر كو پہنچ چكا ہے اس ليے اسے والدين ميں سے كسی ايك كو اختيار كرنے كا حق ديا جائيگا كہ وہ والد كے ساتھ رہنا چاہتا ہے يا آپ كے ساتھ؛ اور يہ وہ اپنی رضا و خوشی سے اختيار كرے اس پر كسی بھی قسم كا كسی جانب سے دباء نہ ہو.

اور اس پر كہ اس كا اختيار اس سبب سے نہ ہو كہ وہ نماز كی پابندی نہ كرے، يا پھر اللہ كی اطاعت والے كام سے چھٹكارا حاصل كرنا چاہتا ہو، يا اس ميں اس كے دين اور دنيا كی مصلحت ہو؛ كيونكہ اس حالت ميں اس كا اختيار كرنے ميں اس كے ليے نقصان اور ضرر ہے.

اور بہت سارے بچوں كا اختيار اس وجہ سے ہوتا ہے كہ جو اس كے ساتھ زيادہ نرمی كريگا يا اسے جو زيادہ كھيل كود كا موقع ديتا ہو تو وہ اسے اختيار كرتا ہے، اس ليے اسے ايسا نہيں كرنے دينا چاہيے جو وہ چاہتا ہے.

اور اگر يہ ثابت ہو جائے كہ اس كا والد جادو كرتا ہے تو والدين كو چاہيے كہ وہ بچے كی مصلحت كا خيال كرتے ہوئے اس كی ديكھ بھال كريں، تا كہ ان دونوں كا اختلاف اور تنازع بچے كے ضياع اور ناكامی كا سبب نہ بن جائے.

مزيد آپ سوال نمبر (8189) اور (20705) اور (21516) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كے سارے حالات كی اصلاح فرمائے، اور آپ كے بيٹے كو اپنی رضا كے اعمال كرنے كی توفيق عطا فرمائے، اور آپ كی بيٹے كی اصلاح فرمائے، اور اس كے دين كی حفاظت فرمائے.

واللہ اعلم .